نواں باب، تغزل کے رنگ میں لکھی گئی نعتوں کے جائزے پر مشتمل ہے جس میں مقالہ نگار نے بتایا ہے کہ: ''اُردو کی غزلیہ شاعری میں سب سے پہلے نعت کا آغاز مولانا محمد علی جوہر نے کیا جنھوں نے اُردو نعت کو رسمی انداز سے آزادی عطا کی۔ اور مقالے کا دسواں باب ''قرآن وحدیث کی روشنی میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کے تحت لکھی گئی نعتوں کے جائزے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ جب کہ مقالے کا گیارھواں باب ''نئی نسل کے شعرا کی نعت گوئی'' کے مطالعے پر مشتمل ہے۔

اس مقالے کا بارھواں باب تبصروں پر مشتمل ہے جس میں ''دور حاضر کے ممتاز نعتیہ انتخابات'' پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اور پیش نظر مقالے کا آخری اور سب سے ضخیم باب، دور حاضر کے ممتاز نعت گو اوران کے نعتیہ مجموعوں پر تبصروں کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ چناں چہ اس ضمن میں مقالہ نگار نے پچاس سے زائد یعنی ۵۴ نعتیہ مجموعوں کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔

''اُردو نعت کے جدید رجحانات'' پر ڈاکٹر شوکت زرّین چغتائی نے مقدور بھر کوشش ومحنت سے قلم اٹھایا ہے بلاشبہ اتنے وسیع موضوع کو سمیٹنا گویا کوزے میں دریا بند کرنا تھا۔ توقع کی جاتی ہے کہ نعت پر لکھا جانے والا یہ مقالہ محققین کی توجہ حاصل کرے گا۔ اور اس مقالے میں پیش کیے جانے والے نعت کے جدید رجحانات اُنھیں نئے موضوعات کے تحقیقی مطالعے کی جانب متوجہ کریں گے۔ اس مقالے کی اشاعت میں سید معراج جامی کی تگ ودو اور کوشش بھی قابل قدر ہے۔ وگرنہ شاید یہ مقالہ منظر عام پر نہیں آتا۔

۲۔ کتاب کا نام : ''نثر کا انشائی ادب''

مؤلف : نعیم الرحمٰن جوہر (نربھے رام جوہر)

ناشر : مطبوعات لوحِ ادب، حیدر آباد۔

ضخامت : ۳۲۰ صفحات

اشاعت : ۲۰۱۰ء

مبصر : ڈاکٹر شکیل احمد خاں، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج اینڈ پوسٹ گریجویٹ سینٹر، لطیف آباد، حیدر آباد، سندھ

نعیم الرحمٰن جوہر گزشتہ تینتالیس (۴۳) سال سے شعبہ درس وتدریس سے وابستہ ہیں اور علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ آپ کے بہت سے علمی وادبی مضامین پاکستان اور بھارت کے مؤقر رسائل وجرائد میں شایع ہو چکے ہیں۔ آپ نے ۱۹۶۶ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اردو کیا۔ اسی دوران آپ نے نصابی

ضرورت کے تحت ایک مونوگراف ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی زیرنگرانی تحریر کیا تھا۔ حال ہی میں یہ مونوگراف ''شرر کا انشائی ادب'' کے عنوان سے کتابی صورت میں اشاعت پذیر ہوا ہے جس وقت یہ مونوگراف لکھا گیا، آپ نر بھے راما جوہر کے نام سے معروف تھے۔ ۱۹۷۱ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد سے آپ نعیم الرحمٰن جوہر کہلاتے ہیں۔ مذکورہ کتاب میں یہ دونوں نام شامل ہیں۔

کتاب کے آغاز میں دیا گیا ''دیباچہ نو'' ان مراحل کا احاطہ کرتا ہے جو ماضی میں مونوگراف کی ترتیب وتدوین کے وقت اور بعدازاں اسے کتابی شکل دینے میں پیش آئے۔ اس کے بعد ''پیش لفظ'' ہے جس میں موضوع کا مختصر تعارف اور رسمی کلمات تشکر بیان کیے گئے ہیں۔ یہ پیش لفظ مونوگراف لکھتے وقت تحریر کیا گیا تھا۔

مونوگراف تین عنوانات پر مشتمل ہے۔ پہلے عنوان ''مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی'' کے تحت، شرر کی زندگی کے حالات، ان کے ناول، تواریخ، سوانح عمری، مضامین، تراجم، ڈرامے اور منظومات پر مبنی تصانیف، ان کی ادارت میں شایع ہونے والے رسائل، ان کے طرزِ تحریر اور زبان کو مختلف ماخذات و مصادر کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

دوسرا عنوان ''انشائیہ نگاری اور شرر'' ہے، اس میں ''انشائیہ نگاری کیا ہے'' کے ذیلی عنوان سے انشائیہ کی قدیم وجدید تعریف، فارسی، انگریزی اور اردو زبان وادب میں اس کے آغاز وارتقا اس کی ہیئت، موضوعات، خصوصیات، طرز بیان اور اس سے ملتی جلتی دیگر نثری اصناف سے بحث کرتے ہوئے اس کے صحیح دائرہ کار کا تعین کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جب کہ دوسرے ذیلی عنوان ''شرر بہ حیثیت انشائیہ نگار'' میں انشائیے کی فکری وفنی خصوصیات کے پس منظر میں شرر کی انشائیہ نگاری کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے اور اس سے متعلق عیوب ومحاسن پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تیسرے عنوان ''مضامینِ شرر پر ایک نظر'' کو درج ذیل سات ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے ۱۔ شاعرانہ وعاشقانہ مضامین ۲۔ دل گداز کے اداریے ۳۔ تاریخی مضامین ۴۔ مشرقی تمدن کا آخری نمونہ ۵۔ سوانحی مضامین ۶۔ ادبی، تنقیدی اور تحقیقی مضامین ۷۔ قومی واصلاحی مضامین۔

یہ کتاب کا طویل ترین اور تقریباً دوسو (۲۰۰) صفحات پر محیط حصہ ہے۔ اس میں نہایت تفصیل و وضاحت کے ساتھ شرر کے مضامین کی مذکورہ ہر ایک تقسیم کا علیحدہ علیحدہ تجزیہ کرتے ہوئے جہاں ان کے موضوعات اور ان میں شامل جزئیات نگاری، تمثیل نگاری، فلسفیانہ افکار، لکھنوی وہندوستانی معاشرت، سادگی و رنگینی، عریانی وفحاشی، خیالاتی تکرار، مبالغہ آرائی اور فنی وفکری خوبیوں اور خامیوں کو قلم بند کیا گیا ہے وہاں ان پر مشاہیر ادب کی دی جانے والی آرا کو بھی شامل کیا گیا ہے اور اچھے نتائج برآمد کیے ہیں۔